مکرمی ومحترمی جناب مولانا سید محمد کفیل بخاری دامت برکاتہم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ اگست کے شمارہ میں دل کی دردانگیز بات پڑھی، آپ سے مکمل اتفاق کرتا ہوں۔ آج کل اس طرح کے تجزیئے بہت آرہے ہیں۔ اس جذباتی فضا میں ایسے تجزیوں سے اختلاف کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا' تاکہ دل آزاری نہ ہو۔ لیکن آپ کے خاندان عالیہ سے عقیدت مندی کا تعلق رہا ہے اس لیے چند سطور مؤدبانہ عرض ہیں، امید ہے کہ غور فرمائیں گے۔

مخالفین اسلام نے کیا کچھ نہیں کیا اور معلوم نہیں مستقبل کیا کچھ کرنے والے ہیں۔ یہ ایک المناک داستان ہے۔ اس کے اثرات مسلم اُمّہ پر کیا ہوں گے۔ اس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ اس سے اب صرف اللہ تعالیٰ ہی بچا سکتا ہے اس سلسلہ میں آپ سے اتنا عرض کرنا ضروری جانتا ہوں کہ

(۱) ہم نے اپنے ذاتی اور قومی کردار کے ذریعہ' اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ کون سا رویہ روا رکھا؟

(۲) افغانستان میں روس کے نکل جانے کے بعد کون سی ایسی حماقتیں تھیں' جو ہم نے نہیں کیں؟

(۳) طالبان حکومت کے قیام کے پس منظر میں کون تھا اور انہوں نے ہم سے وہاں کیا کچھ نہیں کروایا؟

(۴) سقوط بغداد کے پیچھے صدام کی منافقت کا جو کردار ہے اس پر نظر کیوں نہیں ڈالی جاتی؟

(۵) امت مرحومہ کی مجموعی بے عملی اور بدعملی پر کیوں نہیں لکھا جاتا اور اسلام سے سادہ سا تعلق کتنے فیصد رہ گیا ہے؟

(۶) پاکستان میں دینی جماعتوں (مسلکوں) کے حاملین کا کون سا رویہ ایسا تھا جس کے نتیجہ میں ہم پر عذاب نہ آئے؟ ہم نے ایک دوسرے کے خلاف کیا کچھ نہیں کیا؟

(۷) ہم جمہوریت کے نام پر ''نظام باطل'' کا حصہ بن چکے ہیں۔ شرعی قوانین کی منظوری لینے کے اصول کو مانتے ہیں؟ کیا شرعی قوانین، شرعاً کسی انسانی ادارے سے جو فُسّاق وفجّار پر مشتمل ہو' منظور کروانا شریعت بل، حسبہ بل پیش کرنا' اسلامی تعلیمات کے مطابق عمل ہے؟ کیا یہ شرک فی الحاکمیہ نہیں ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ کے قوانین' مخلوق سے منظور کروائے جائیں۔

ان امور کی طرف توجہ دلانے کا مقصد کوئی مباحثہ کرنا نہیں ہے بلکہ صرف دل کی بات آپ تک پہنچانا مقصود ہے اللہ کرے آپ خیریت وعافیت سے ہوں۔ حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ کی خدمتِ اقدس میں سلام مسنون، خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ آج کل ہم قبائلی تنازعات کا (جس میں ہمارا کوئی حصہ نہیں ہے) شکار ہیں اور عرصہ ۶ ماہ سے گھر کے اندر محصور ہوکر رہ گئے ہیں۔ اس مصیبت سے خلاصی کے لیے دعاؤں کا طلبگار ہوں۔

(پروفیسر عبدالخالق سُہریانی بلوچ)

کندھ کوٹ، سندھ